مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme)

SUMMATIVE ASSESSMENT-II

مارچ 2013

اردو (کورس۔بی)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جونکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جونکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگرکسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے گئے جوابات میں سے D،C،B،A لکھتا ہے یا عبارت لکھتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

(9) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(10) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(11) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(12) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(13) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر نوے (90) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

(14) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(15) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(16) جب طلبہ تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

Code No. 5B

مارکنگ اسکیم

اردو (کورس۔ بی)

کل نمبر 90 **وقت 3 گھنٹہ**

(حصہ۔ الف)

1۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیئے گئے سوالات کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے۔ 5

''پنڈت جواہر لعل نہرو نے جیل سے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کے نام خط لکھا جس میں انھوں نے تہذیب کی تعریف اپنی بیٹی کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے ہم جان لیں کہ تہذیب کہتے کسے ہیں؟ تہذیب کے معنی ہیں مہذب ہونا، بہتر ہونا، شائستہ ہونا، وحشیانہ جبلت کو قابو میں کر کے انسانی طور طریقے اختیار کر لینا۔ اس کے برعکس درندوں کی زندگی گزارنا بربریت کہلاتی ہے۔ تہذیب اور بربریت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اہل یورپ خود کو مہذب اور ایشیا کے لوگوں کو غیر مہذب قرار دیتے ہیں، کیا اس کا تعلق کپڑوں سے ہے، لیکن کپڑے تو انسان آب و ہوا اور موسم کے مطابق پہنتا ہے، پھر کیا ہم طاقتور انسان کو مہذب اور کمزور کو غیر مہذب قرار دیتے ہیں۔ دنیا نے پہلی بار ایک عالمی جنگ کا سامنا کیا تھا۔ اس جنگ میں برطانیہ، جرمنی، فرانس اور اٹلی جیسے ملک شامل ہوئے۔ اس جنگ میں لاکھوں آدمی مارے گئے اور بے شمار معذور اور زخمی ہوئے۔ اگر تم کہو گی کہ جنگ کرنے والے ملک تو قطعی مہذب نہیں ہیں، لیکن تم یہ بھی جانتی ہو کہ ان ملکوں میں بہت سی اچھی باتیں ہیں اور بہت سے اچھے لوگ بھی وہاں رہتے ہیں۔ اب تم کہو گی عمدہ عمارتیں، حسین تصویریں، اچھی کتابیں اور وہ تمام چیزیں جو خوبصورتی میں یقیناً تہذیب کی علامت ہیں، مگر ایک مہذب انسان کو پرخلوص، ہمدرد اور مل جل کر کام کرنے والا انسان ہونا چاہیے۔''

(i) پنڈت جواہر لعل نہرو نے کس کو خط لکھا؟

(A) کستور با گاندھی کو

(B) سونیا گاندھی کو

(C) راجیو گاندھی کو

(D) اندرا گاندھی کو

جواب: (D) اندرا گاندھی کو

(ii) ایک مہذب انسان کو کیسا ہونا چاہیے؟

(A) اچھے کپڑے پہننے اور اچھے کھانا کھانے والا

(B) اچھے گھروں میں رہنے اور اچھی کتابیں پڑھنے والا

(C) پرخلوص، ہمدرد اور مل جل کر رہنے والا

(D) قیمتی گاڑی اور حسین تصویریں رکھنے والا

جواب: (C) پر خلوص ، ہمدرد اور مل جل کر رہنے والا

(iii) پہلی عالمی جنگ میں کون کون سے ملک شامل تھے؟

(A) ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش

(B) برطانیہ، فرانس اور اٹلی

(C) نیپال، برما، اور تھائی لینڈ

(D) ساؤتھ افریقہ، عراق اور اسرائیل

جواب: (B) برطانیہ ، فرانس اور اٹلی

(iv) تہذیب کی ضد کیا کہلاتی ہے؟

(A) ناتہذیب

(B) بربریت

(C) بدتہذیب

(D) بدقماریت

جواب: (B) بربریت

(v) یوروپ کے لوگ خود کو مہذب اور ایشیا کے لوگوں کو کیا قرار دیتے ہیں؟

(A) تہذیب یافتہ

(B) غیر مہذب

(C) شائستہ

(D) مہذب

جواب: (B) غیر مہذب

نوٹ: اگر طالب علم عبارت نہ لکھ کر صرف A،B،C،D سے نشاندہی کرتا ہے تو بھی پورے نمبر دیے جائیں گے۔

کل نمبر 5 = 5 ×1

2۔ درج ذیل اشعار کو پڑھیے اور ان سے متعلق دیئے گئے سوالات کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے۔ 5

یہاں پال رکھی تھی ایک اس نے بلی
بندھی رہتی تھی جو گھر میں بھوکی پیاسی

خبر اس کی پہروں نہ لیتی تھی بڑھیا
اسے کھانا پینا نہ دیتی تھی بڑھیا
نتیجہ یہ ہے بے زبان پر جفا کا
کہ نازل ہوا اس پر قہر خدا کا
جو انساں ستم بے زباں پر کرے گا
کرم اس پر اللہ کمتر کرے گا

(i) بلی کس نے پال رکھی تھی؟

(A) بوڑھی عورت نے

(B) بوڑھے مرد نے

(C) جوان لڑکے نے

(D) چھوٹی بچی نے

جواب: (A) بوڑھی عورت نے

(ii) اس بند میں جس بلی کا ذکر ہے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

(A) بلی کو گھر میں نہیں گھسنے دیا جاتا تھا

(B) بلی کو چوہے پکڑنے سے روکا جاتا تھا

(C) بلی کو زبردستی کھانے پر مجبور کیا جاتا تھا

(D) بلی کو کھانا پینا نہیں دیا جاتا تھا

جواب: (D) بلی کو کھانا پینا نہیں دیا جاتا تھا

(iii) جولوگ بے زبان جانوروں کو ستاتے ہیں

(A) اللہ انھیں ڈھیل دیتا ہے

(B) اللہ ان سے خوش ہوتا ہے

(C) اللہ ان پر قہر نازل کرتا ہے

(D) اللہ ان پر رحمت نازل کرتا ہے

جواب: (C) اللہ ان پر قهر نازل کرتا هے

(iv) نظم کے اس بند کے ذریعے شاعر کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟

(A) جانوروں کو گھر سے دور رکھنا چاہیے

(B) جانوروں سے خوش ہونا چاہیے

(C) جانوروں کے ساتھ برا سلوک کرنا چاہیے

(D) جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے

جواب: (D) جانوروں کا خیال رکھنا چاهیے

(v) گھر میں کس کو بھوکا پیاسا باندھ کر رکھا گیا تھا؟

(A) عورت کو

(B) بلی کو

(C) بکری کو

(D) لڑکی کو

جواب: (B) بلی کو

نوٹ: اگر طالب علم عبارت نہ لکھ کر صرف A،B،C،D سے نشاندہی کرتا ہے تو بھی پورے نمبر دیے جائیں گے۔

کل نمبر 5 = 5 ×1

3۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 10

(i) میٹرو کی سیر

(ii) ورزش کی اہمیت

(iii) ہماری سماجی ذمہ داریاں

جواب: (i) میٹرو کی سیر

تمہید/تعارف

نفس مضمون

انداز بیان

اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	2
نفس مضمون	4
انداز بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	**10**

(ii) ورزش کی اہمیت

تمہید/تعارف

نفس مضمون

انداز بیان

اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	2
نفس مضمون	4
انداز بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	**10**

(iii) **ہماری سماجی ذمہ داریاں**

تمہید/تعارف

نفسِ مضمون

اندازِ بیان

اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	2
نفسِ مضمون	4
اندازِ بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	**10**

4۔ اپنے دوست کو خط لکھ کر اسے دہلی کے سیر کی دعوت دیجیے۔ 8

یا

اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام ایک ہفتہ کی چھٹی کی درخواست لکھیے اور چھٹی لینے کی وجہ بھی بتائیے۔

جواب: **خط**

خاکہ (پتہ، تاریخ، مقام وغیرہ)

القاب و آداب

نفسِ مضمون

اندازِ بیان/اسلوبِ تحریر

نمبروں کی تقسیم

خاکہ	2
القاب و آداب	1
نفسِ مضمون	3
اندازِ بیان	2
کل نمبر	**8**

یا

درخواست

القاب وآداب

نفس مضمون

انداز بیان/اسلوب تحریر

اختتام

نمبروں کی تقسیم

القاب وآداب	1
نفس مضمون	3
انداز بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	**8**

5۔ درج ذیل میں سے کسی چار الفاظ کے متضاد لکھیے ۔ 4

تاریک، خشک، فتح، شب، جسم، شام، غریب

جواب:

الفاظ	**متضاد**
تاریک	روشن
خشک	تر
فتح	شکست
شب	روز/دن
جسم	روح
شام	صبح
غریب	امیر

کل نمبر 4 = 4 ×1

6۔ درج ذیل میں سے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔ 4

حضرات، خبر، خواتین، تمنا، فوج، حاکم، کتاب، بات

جواب:

واحد	جمع
حضرت	حضرات
خبر	اخبار
خاتون	خواتین
تمنا	تمنائیں
فوج	افواج
حاکم	حکام
کتاب	کتابیں/کتب
بات	باتیں

کل نمبر ½ × 8 = 4

7۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف چار کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ 4

(i) اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا

(ii) اپنے منھ میاں مٹھو بننا

(iii) تارے گننا

(iv) جان پر کھیلنا

(v) باغ باغ ہونا

(vi) تو تو میں میں کرنا

جواب:

(i)	اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا	:	راحت کم عمر میں ہی باپ کے انتقال کے بعد اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا
(ii)	اپنے منہ میاں مٹھو بننا	:	راشدہ ہر وقت اپنے منہ میاں مٹھو بنتی رہتی ہے۔
(iii)	تارے گننا	:	آج رات بھر تارے گنتی رہی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔
(iv)	جان پر کھیلنا	:	شاہد نے جان پر کھیل کر اپنے بھائی کو ڈوبنے سے بچالیا۔
(v)	باغ باغ ہونا	:	نسیم اپنا رزلٹ دیکھ کر باغ باغ ہوگیا۔
(vi)	تو تو میں میں کرنا	:	رحیم کی اپنے بڑے بھائی سے جائیداد کو لے کر تو تو میں میں ہوگئی

نوٹ: اس کے علاوہ طالب علم محاوروں کا استعمال کسی بھی جملے میں کرتا ہے اور معنی واضح ہو جاتے ہیں تو اسے پورے نمبر دیئے جائیں۔

کل نمبر 1×4 = 4

8۔ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر کا مؤنث اور مؤنث کا مذکر لکھیے۔ 4

شہزادی، خادم، والد، معشوق، محبوبہ، معلم، رانی، مالی

جواب:

مذکر	**مؤنث**
شہزادہ	شہزادی
خادم	خادمہ
والد	والدہ
معشوق	معشوقہ
معلم	معلّمہ
محبوب	محبوبہ
راجا	رانی
مالی	مالن

کل نمبر ½× 8 = 4

9۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل تلاش کر کے لکھیے۔ 4

(i) رامو نے کپڑے دھوئے۔

(ii) میرا دوست کل آئے گا۔

(iii) بچے کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

(iv) ہم لوگ اسکول میں پڑھتے ہیں۔

جواب:

(i) دھوئے

(ii) آئے گا

(iii) کھیل رہے ہیں

(iv) پڑھتے ہیں

کل نمبر **1× 4 = 4**

10۔ 'بے شک' میں 'بے' سابقہ اور 'حیرت انگیز' میں 'انگیز' لاحقہ ہے۔ آپ بھی 'بے' اور 'انگیز' لگا کر دو دو لفظ لکھیے۔ 4

جواب: سابقہ — بے

بے رحم، بے ایمان

لاحقہ — انگیز

دہشت انگیز، درد انگیز

نوٹ: **اس کے علاوہ بھی طالب علم 'بے' اور 'انگیز' کا استعمال کر کے لفظ بنا سکتا ہے۔**

نمبروں کی تقسیم

سابقہ **1× 2 = 2**

لاحقہ **1× 2 = 2**

کل نمبر **= 4**

11۔ فعل ماضی کی تعریف لکھیے اور دو مثالیں بھی دیجیے۔ 4

جواب: فعل ماضی:— فعل ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو گزرے ہوئے زمانے میں کیا گیا ہو۔

مثال:— ہم گئے تھے، ہم نے کھانا کھایا

نوٹ: اس کے علاوہ بھی طالب علم کوئی دوسری مثال دے سکتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

تعریف	2 =
مثالیں	1 + 1 = 2
کل نمبر	**4 =**

(حصہ ۔ب)

12۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالات کے دیئے گئے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے۔ 8

''رضیہ سلطان با قاعدہ دربار لگاتی تھی۔ اس نے برابری اور بھائی چارے کو عام کیا۔ رضیہ سلطان نے حکومت کے اختیارات کو چالیس امیروں میں بانٹا جن سے وہ ملکی معاملات میں مشورہ کرتی تھی۔ اس نے ''میر آخور'' کا سب سے بڑا عہدہ ایک حبشی غلام یاقوت کو دیا کیونکہ وہ ایماندار اور جفاکش تھا۔ یہ اہم عہدہ اب تک صرف ترک امیروں کو ملتا تھا۔ یہ بات ترک امیروں کو پسند نہیں آئی۔ انھوں نے رضیہ کو تخت سے اتارنے کی سازش کی اور بھٹنڈا کے گورنر التونیہ کو بہکا کر بغاوت کروادی۔ جب وہ بغاوت کو کچلنے کے لیے پنجاب میں بھٹنڈا پہنچی تو اس کے سپاہی طویل سفر اور گرمی سے پریشان ہو چکے تھے۔ اگرچہ دونوں فوجوں میں زبردست مقابلہ ہوا، مگر رضیہ کی فوج کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ وہ قید کر لی گئی۔ ادھر دلی میں سازشیوں نے رضیہ کے بھائی بہرام کو تخت پر بٹھا دیا۔ بڑے بڑے عہدے آپس میں بانٹ لئے۔ بہرام کمزور بادشاہ ثابت ہوا۔ التونیہ کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے رضیہ سے معافی مانگی اور اپنی وفا داری کا یقین دلایا، پھر دونوں کی شادی ہوگئی۔''

(i) رضیہ سلطان نے ”میر آخور“ کا عہدہ کسے دیا؟

(A) التونیہ کو

(B) بہرام کو

(C) یاقوت کو

(D) رکن الدین کو

جواب: (C) یاقوت کو

(ii) رضیہ سلطان نے حکومت کے اختیارات کو کتنے امیروں میں بانٹا؟

(A) بیس

(B) پچیس

(C) تیس

(D) چالیس

جواب: (D) چالیس

(iii) سازشیوں نے رضیہ سلطان کی غیر موجودگی میں دہلی کے تخت پر کس کو بٹھایا؟

(A) رکن الدین کو

(B) بہرام کو

(C) یاقوت کو

(D) التونیہ کو

جواب: (B) بہرام کو

(iv) رضیہ سلطان کہاں قید کرلی گئی؟

(A) بھٹنڈا میں

(B) جالندھر میں

(C) امرتسر میں

(D) پانی پت میں

جواب: (A) **بھٹنڈا میں**

کل نمبر 2× 4 = 8

یا

’’انٹرنیٹ کمپیوٹر نٹ ورک(Net work) کا اہم حصہ ہے، یہ دراصل الیکٹرانک سلسلوں کا ایک مجموعہ ہے جو تمام دنیا میں مواصلاتی رشتہ یا وحدت قائم کرتا ہے۔ہم دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں، انٹرنیٹ کے ذریعے کسی سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔رابطے کا یہ طریقہ ای-میل(e-mail) کہلاتا ہے۔ای-میل انٹرنیٹ کی ایسی خدمت ہے جس نے ٹیلی فون سے زیادہ تیز تر رابطے کا نہایت آسان طریقہ، بہت کم خرچ پر مہیا کر دیا ہے۔ چونکہ ای-میل کی سہولت اب موبائل پر بھی دستیاب ہے لہٰذا تار بچھانے اور دیگر زمینی انتظامات کرنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی ہے۔کمپیوٹر کی انٹرنٹ یا ای-میل خدمات حاصل کرنے کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک موڈیم(MODEM) دوسری ٹیلی فون یا موبائل کنکشن اور تیسری انٹرنٹ سروس مہیا کرنے والی تنظیم‘‘

(i) ای-میل خدمات حاصل کرنے کے لئے کتنی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟

(A) دو چیزوں کی

(B) تین چیزوں کی

(C) چار چیزوں کی

(D) پانچ چیزوں کی

جواب: (B) **تین چیزوں کی**

(ii) انٹرنٹ مواصلاتی رشتہ قائم کرتا ہے:

(A) دوشہروں کے درمیان

(B) پورے صوبے میں

(C) پورے ملک میں

(D) پوری دنیا میں

جواب: (D) پوری دنیا میں

(iii) انٹرنٹ کے ذریعے رابطہ کا طریقہ کہلاتا ہے:

(A) جی-میل(g-mail)

(B) فی-میل(fe-mail)

(C) سی-میل(c-mail)

(D) ای-میل(e-mail)

جواب: (D) ای-میل(e-mail)

(iv) ان میں سے کون سا جواب صحیح ہے؟

(A) ای-میل کی سہولت صرف کمپیوٹر پر دستیاب ہے۔

(B) ای-میل کی سہولت صرف موبائل پر دستیاب ہے۔

(C) ای-میل کی سہولت ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر دونوں پر دستیاب ہے۔

(D) ای-میل کی سہولت کمپیوٹر اور موبائل پر دستیاب ہے۔

جواب: (D) ای-میل کی سہولت کمپیوٹر اور موبائل پر دستیاب ہے۔

کل نمبر **2× 4 = 8**

13۔ درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے جواب لکھیے ۔ 2×3 = 6

(i) زمین پر مختلف جانداروں کی نشو ونما کیسے ہوئی ؟

(ii) بھیم راؤ امبیڈکر کون تھے؟

(iii) انٹرنیٹ کے کیا فائدے ہیں؟

(iv) رضیہ سلطان کی خوبیاں کیا تھیں؟

جواب:

i) پہلے زمین آگ کا ایک گولا تھی ۔ دھیرے دھیرے ٹھنڈی ہوتی گئی لاکھوں سال میں پودوں اور کیڑوں کی شکل میں جاندار پیدا ہوئے بارش ہونے پر پانی جمع ہو گیا تو یہ کیڑے مچھلی کی شکل میں تیرنے لگے۔خشک زمین پر رینگنا شروع کیا پرندے بن کر اڑنے لگےاور چوپایوں کا روپ لے کر دوڑنے لگے۔جیسی ان کی شکلیں بھیانک تھیں ایسے ہی انھیں نام بھی دیے گیے ۔اس کے بعد دھیرے دھیرے یہ جانور غائب ہو گئے پھر خشکی پر ایسے جانور پیدا ہوئے جو اپنے بچوں کو دودھ پلا کر پالتے تھے۔ان ہی جانوروں سے ترقی کرتے کرتے ایک جانور کی قسم نے شکل پائی جو آدمیوں کی شکل سے ملتی جلتی تھی جس کو بن مانس کہا گیا۔اسی ارتقا کے عمل سے آج کا انسان وجود میں آیا۔

ii) اصل نام بھیم راؤ سکپال تھا۔بچپن میں ان کو بھید بھاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اپنے استادوں کی بہت عزت کرتے تھے ۔اپنے اسکول کے ایک استاد امبیڈکر سے متاثر ہو کر اپنا نام امبیڈکر رکھ لیا۔انھوں نے ملک سے چھوت چھات کی تفریق مٹانے کے لیے جد و جہد کی ۔ کمزور طبقوں کی تعلیم کے لیے اسکول کالج کھولے۔ان کا اہم کارنامہ ہمارے ملک کا آئین ہے،اس لیے انھیں بھارت کے دستور کا معمار کہا جاتا ہے۔

iii) ’’انٹرنیٹ کمپیوٹر نٹ ورک(Net work) کا اہم حصہ ہے، یہ دراصل الیکٹرانک سلسلوں کا ایک مجموعہ ہے جو تمام دنیا میں مواصلاتی رشتہ یا وحدت قائم کرتا ہے۔طلبا انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے نصاب کا مواد دیکھ سکتے ہیں۔دنیا کی بڑی بڑی لائبریریاں اور کتابیں بنانے والی کمپنیاں اپنی کتابیں انٹرنیٹ پر فراہم کرتی ہیں۔

آپ کو جس کتاب کی ضرورت ہو اپنے کمپیوٹر پر دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔ آج انگلینڈ، امریکہ اور تمام بڑے ملکوں کی لائبریریاں ہمیں انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ اس کا سب سے زیادہ فائدہ پڑھنے والے بچوں کو ہو رہا ہے۔ ہم اپنے مضامین سے متعلق سارا مواد گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں۔ طلبا اس کے ذریعے اپنی تعلیم آسانی سے پوری کر سکتے ہیں۔

(iv رضیہ سلطان ہندوستان کی پہلی ملکہ تھی جو دہلی کے تخت پر بیٹھی۔ یہ ذہین اور ہوشیار تھی۔ اس میں ہمت اور حوصلہ تھا۔ اس میں ایک اچھے حکمراں کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ اس نے صرف ساڑھے تین سال حکومت کی لیکن اپنی ہمت، حوصلے اور حسن انتظام سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کی حکمراں تھی۔

کل نمبر 6 = 3 × 2

14۔ درج ذیل میں سے کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ 4

(i) آدمی کی کہانی

(ii) اونٹ

(iii) رضیہ سلطان

جواب:

(i

آدمی کی کہانی

دنیا پہلے آگ کا گولا تھی۔ دھیرے دھیرے ٹھنڈی ہوتی گئی لاکھوں سال میں پودوں اور کیڑوں کی شکل میں جاندار پیدا ہوئے بارش ہونے پر پانی جمع ہو گیا تو یہ کیڑے مچھلی کی شکل میں تیرنے لگے۔ خشک زمین پر رینگنا شروع کیا پرندے بن کر اڑنے لگے اور چوپایوں کا روپ لے کر دوڑنے لگے۔ جیسی ان کی شکلیں بھیانک تھیں ایسے ہی انھیں نام بھی دیے گیے۔ اس کے بعد دھیرے دھیرے یہ جانور غائب ہو گئے پھر خشکی پر ایسے جانور پیدا ہوئے جو اپنے بچوں کو دودھ پلا کر پالتے تھے۔ ان ہی جانوروں سے ترقی کرتے کرتے ایک جانور کی قسم نے شکل پائی جو آدمیوں کی شکل سے ملتی جلتی تھی جس کو بن مانس کہا گیا۔ اسی ارتقا کے عمل سے آج کا انسان وجود میں آیا۔

اس کے بعد انسان نے ترقی کی، آگ جلانا کھیتی باڑی کرنا، برتن بنانا، ہتھیار بنانا، پہیے کی ایجاد یہاں تک کہ صنعتی انقلاب تک پہنچ گیا اور ابھی منازل طے کر ہی رہا ہے۔

ii) اونتی

اونتی ایک خوش مزاج، ہنس مکھ اور غریب دوست انسان تھا۔ جہاں کچھ لوگ اس سے محبت کرتے تھے وہاں کچھ حاسد لوگ اس سے جلتے بھی تھے اور ان کو ذلیل بھی کرنا چاہتے تھے۔ ایک صاحب نے اس سے کہا کہ سوتے میں میرا منھ کھلا رہ گیا تھا اور چوہا میرے منھ میں چلا گیا اب میں کیا کروں؟

اونتی نے جواب دیا کہ اب بلی کو پکڑ کر نگل جاؤ۔

ایک مرتبہ اونتی کے ملک میں بادشاہ کے دربار میں تین غیر ملکی آئے اور تینوں نے الگ الگ سوال کیے۔ دربار کا کوئی بھی آدمی جواب نہ دے سکا تو پھر اونتی کو بلایا۔ مہمان نے پہلا سوال کیا، بتاؤ زمین کا مرکز کہاں ہے؟ اونتی نے جواب دیا جہاں میرے گدھے کا اگلا دایاں قدم رکھا ہوا ہے۔ غیر ملکی نے کہا کہ کیسے یقین کیا جائے، اس نے جواب دیا آپ ناپ تول کر دیکھ لیں غیر ملکی یہ سن کر لا جواب ہو گیا۔ اسی طرح دیگر سوالات کے جواب دیے۔ اس کے جواب سن کر غیر ملکی مہمان لا جواب ہو گئے۔

iii) رضیہ سلطان

رضیہ سلطان ہندوستان کی پہلی ملکہ تھی۔ ذہین، محنتی، ہوشیار، باہمت اور باحوصلہ عورت تھی، التمش کی بیٹی تھی، اس نے بیٹی کی خوبیاں دیکھ کر اسے اپنا جانشین مقرر کیا۔ ترک امیروں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ رضیہ نے جب سرداروں کی یہ مخالفت دیکھی تو اس نے اپنے بھائی رکن الدین کو اپنی جگہ بادشاہ بنایا لیکن وہ عیش و عشرت میں ڈوب گیا۔ سردار یہ دیکھ کر اس سے ناراض ہو گئے۔ دلی کے لوگوں نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ اس طرح رضیہ سلطان کی دوبارہ تخت نشینی ہو گئی۔

اس نے بہادری اور مشکلوں کا مقابلہ کیا۔ اس نے سلطنت میں امن قائم کیا، انتظام کو بہتر بنایا، برابری اور بھائی چارے کو عام کیا۔ حکومت کے اختیارات کو 40 امیروں میں تقسیم کیا "میر آخور" کا سب سے بڑا عہدہ ایک حبشی غلام یاقوت کو دیا۔ ترک سرداروں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ رضیہ کے خلاف بغاوت ہوئی۔ اس طرح جنگ چلتی رہی رضیہ نے ساڑھے تین سال حکومت کی۔ اس نے اپنی ہمت، حوصلے اور حسن انتظام سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کی حکمراں تھی۔

کل نمبر 4 = 1 ×4

15۔ درج ذیل اشعار کو پڑھیے اور ان سے متعلق سوالوں کے دیئے گئے متبادل جوابات میں سے درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔ 8

لائی حیات آئے، قضا لے چلی، چلے
اپنی خوشی نہ آئے ، نہ اپنی خوشی چلے
ہو عمرِ خضر بھی تو کہیں گے بہ وقت مرگ
ہم کیا رہے یہاں ، ابھی آئے ابھی چلے
ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بد قمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بری چلے
بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

(i) یہ اشعار کس شاعر کے ہیں؟

(A) غالبؔ

(B) ذوقؔ

(C) اقبالؔ

(D) میرؔ

جواب: (B) ذوق

(ii) عمرِ خضر سے کیا مراد ہے؟

(A) لمبی عمر

(B) چھوٹی عمر

(C) خضر کی عمر

(D) کسی بھی انسان کی عمر

جواب: (A) لمبی عمر

(iii) یہ اشعار کس کے ہیں؟

(A) نظم کے

(B) مثنوی کے

(C) غزل کے

(D) مرثیے کے

جواب: (C) غزل کے

(iv) اس شعری حصے کے پہلے شعر کو کیا کہیں گے؟

(A) مقطع

(B) قافیہ

(C) ردیف

(D) مطلع

جواب: (D) مطلع

کل نمبر 8 = 4 ×2

یا

چمن کھلا کھلا سا ہے   افق دھلا دھلا سا ہے
دیئے جلاؤ راہ میں وطن کا نوسنگھار ہے
سفر کی ابتدا ہے یہ، ابھی رکو نہ راہ میں   پہاڑ ہو کہ غار ہو نہ لاؤ تم نگاہ میں
روش پرانی چھوڑ کے   قدم قدم سے جوڑ کے
چلے چلے کہ وقت کو تمھارا انتظار ہے

(i) یہ بند کس نظم کے ہیں اور اس کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(A) قدم بڑھاؤ دوستو از بشر نواز

(B) پہاڑ اور گلہری از اقبال

(C) اے شریف انسانو از ساحر لدھیانوی

(D) غزل از غالبؔ

جواب: (A) قدم بڑھاؤ دوستو از بشر نواز

(ii) روش کے کیا معنی ہیں؟

(A) سلیقہ، شہر کی سڑکیں

(B) طریقہ، باغ میں بنا ہوا راستہ

(C) بے ایمانی، جھوٹ

(D) شرارت، برے کام

جواب: (B) طریقہ ، باغ میں بنا ہوا راستہ

(iii) 'پہاڑ' اور 'غار' کو نگاہ میں نہ لانے کا مطلب ہے:

(A) پہاڑ اور غار سے بچ کر نکل جانا

(B) پہاڑ اور غار کی طرف نہ دیکھنا

(C) پریشانیوں سے نہ گھبرانا

(D) پریشانیوں کا ذکر کسی سے نہ کرنا

جواب: (C) پریشانیوں سے نہ گھبرانا

(iv) یہ اشعار ہیں:

(A) مثنوی کے

(B) رباعی کے

(C) غزل کے

(D) نظم کے

جواب: **(D)** **نظم کے**

کل نمبر 8 = 4 ×2

16۔ درج ذیل سوالات میں سے صرف دو کے جواب لکھیے۔ 4

(i) نظم ''اے شریف انسانوں'' کے ذریعے شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟

(ii) نظم ''پہاڑ اور گلہری'' میں گلہری پہاڑ سے کیا کہتی ہے؟

(iii) اس شعر کا مفہوم بیان کیجئے:

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

(iv) نظم ''قدم بڑھاؤ دوستو'' کے ذریعہ شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب:

i) نظم ''اے شریف انسانوں'' میں شاعر نے امن کا پیغام دیا ہے۔ یہ بتایا ہے کہ جنگ کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں، جہاں تک ممکن کو جنگ سے گریز کرنا چاہیے۔اس سے امن عالم مجروح ہوتا ہے۔ جنگ سے بے شمار مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں،اس کو ٹالا جائے تو بہتر ہے۔

ii) گلہری نے پہاڑ سے کہا کہ ذرا منھ سنبھال کے بات کر تیری یہ باتیں بالکل غلط ہیں۔خدا کی مصلحت اور حکمت ہے کہ اس نے کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا بنایا۔اگر اس نے تجھے بڑا بنایا ہے تو مجھے بھی درخت پر چڑھنے کا ہنر عطا کیا ہے۔تو اپنی

مرضی سے ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ تو خود کو اگر بڑا سمجھتا ہے تو یہ ذرا سی چھالیاں توڑ کر دکھا۔ قدرت کے اس کارخانے میں کوئی بھی چیز نکمی، بری یا فضول نہیں ہے۔

(iii یہ غالبؔ کی غزل کا مطلع ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم بہت پریشان ہیں، ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، ہماری کوئی بھی امید پوری نہیں ہو رہی ہے۔

(iv اس نظم کے ذریعے شاعر نے حب الوطنی اور وطن پرستی کا سبق دیا ہے۔ وطن کی ترقی کے لیے عزم اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کی ہے۔ پرانی روایتوں کو ترک کر کے ایک ساتھ قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھنے کی ہدایت دی ہے۔ وطن کی خاک کو گلستاں بنا کر ہر طرف پیار کے دیپ جلانے کی بات کہی ہے۔

کل نمبر 4 = 2 × 2

17۔ درج ذیل میں سے کسی ایک نظم کا مرکزی خیال لکھیے۔ 4

(i) پہاڑ اور گلہری!

(ii) اے شریف انسانو!

جواب:

(i **پہاڑ اور گلہری**

اس نظم میں اقبال نے پہاڑ اور گلہری کے مکالمے پیش کیے۔ کہا کہ اس کائنات کی ہر شے اپنی جگہ پر اہم ہے۔ نہ تو کوئی چیز نکمی ہے اور نہ ہی چھوٹی۔ ہر چیز کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ خدا نے ہر چیز کو مصلحت اور حکمت کے تحت بنایا ہے۔ اس نظم میں اونچ نیچ سے دور رہنے کا درس دیا گیا ہے۔

(ii **اے شریف انسانو!**

اس نظم میں بتایا گیا ہے کہ جنگ کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں۔ کیونکہ جنگ بہت سارے مسئلے پیدا کر دیتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو جنگ سے گریز کرنا چاہیے۔ جنگ سے امن عالم مجروح ہوتا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب جنگ سے کوئی حل نہیں نکلتا، انسانیت کا قتل ہوتا ہے۔ اس لیے جنگ کو ٹالتے رہو اور امن کی شمع جلاتے رہو۔

کل نمبر 4 = 4 × 1